Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳/۷۸ ہفتہ - ذیلقعدہ ۱۴۱۳ھ - ۲۷ امان ہش ۱۳۷۲ - ۲۷ مارچ ۱۹۹۳ء نمبر ۷۰

اپنے نفس کیلئے نور حاصل کرو

قرآن کریم نے بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ اپنے نفس کے لئے نور حاصل کرو۔ اور وہی نور ہے جو تم دوسروں کو عطا کرنے کے اہل ہو گے۔ اگر دنیا کی اصلاح کے لئے نکلے ہو تو چراغ لے کر نکلو لیکن وہ چراغ نہیں جو تعلیم کی صورت میں ملتا ہے۔ یعنی محض وہ چراغ لے کر نہیں۔ بلکہ اپنے نفوس میں وہ چراغ روشن کرو جن کے ذریعے تم روشنی والے بن جاؤ۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو کہ گناہ کی جڑ وہی امور ہیں جو خدا سے بعید کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تقدیس کے خلاف ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ذاتی تقاضے کے برخلاف اور فطرتِ انسانی کے واسطے مضر ہیں وہی گناہ ہیں۔ ہر انسان گناہ کو محسوس کرتا ہے۔ دیکھو جب کوئی کسی بے گناہ کو طمانچہ مارتا ہے اور جانتا ہے کہ میرا حق نہیں کہ ایسا کروں۔ وہ آخر ایک وقت جب ٹھنڈے دل سے بیٹھے گا اپنے دل میں خود نادم اور شرمندہ ہو گا اور محسوس کرے گا کہ میں نے بُرا کیا۔ ایک انسان جو کسی بھوکے کو کھانا دیتا ہے۔ پیاسے کو پانی پلاتا ہے۔ ننگے کو کپڑا پہناتا ہے، وہ اپنے اندر ہی اندر ایک قسم کا احساس پاتا ہے کہ میں نے نیکی کی اور اچھا کام کیا۔ انسان کا دل اور کانشنس نورِ ایمان ہر کام کے وقت اس کو معلوم کرا دیتا ہے کہ آیا اس نے ثواب کیا یا گناہ کیا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۲۳)

ہر حالت میں خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق مضبوط رکھنا چاہئیے

اقتباس از فرمودات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ انسان اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہو بے دلی سے اس کی عبادت مقبول نہیں ہوتی۔ خوشی اور رنج دونوں میں اس کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہئیے۔ ورنہ ایسے ایمان کا کوئی فائدہ نہیں حقیقت یہ ہے کہ وہ ایمان جو خدا تعالیٰ کے انعامات کا وارث کرتا اور اس کا مقرب اور نعماء الٰہی کا جاذب بناتا ہے وہ وہی ایمان ہوتا ہے جو ہر قسم کے شکوک و شبہات سے پاک اور ماسوی اللہ کی محبت سے خالی ہو۔ ہمارے ملک میں بھی لوگ کہا کرتے ہیں کہ دو کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان کبھی بچ نہیں سکتا۔ اگر دونوں کشتیاں کچھ وقت اکٹھی بھی چلی جائیں تب بھی پانی کی رو ایک نہ ایک وقت ان کو ضرور علیحدہ کر دے گی۔ اور ان کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان غرق ہو کر رہے گا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتا جو منہ سے تو اس کے ساتھ اپنی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور عملی طور پر رات دن وہ دنیا پر گرے رہتے ہیں اور خدائی احکام کو پسِ پشت ڈال رہے ہوں۔

جب ترکوں نے بغداد پر حملہ کیا تو اٹھارہ لاکھ آدمی انہوں نے قتل کر دیا تھا۔ ایسی تباہی اور بربادی کے وقت کچھ لوگ ایک بزرگ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس تباہی سے بچا لے۔ انہوں نے کہا کہ میں کیا دعا کروں۔ میں تو جب بھی ہاتھ اٹھاتا ہوں مجھے آسمان سے یہ آواز سنائی دیتی ہے کہ (۔۔) اے کافرو! ان فاجر مسلمانوں کو خوب مارو حالانکہ بظاہر ان میں ایک فریق جو مارا جا رہا تھا۔ خدا اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا تھا۔ اور دوسرا فریق دین سے کوئی تعلق نہ رکھتا تھا مگر چونکہ مسلمان کہلانے والوں نے مذہب کو صرف نام کے طور پر قبول کیا تھا۔ اور اپنے قلوب میں انہوں نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا اس لئے ان پر عذاب آ گیا۔

پس انسان کو چاہئیے کہ وہ ہمیشہ اپنے ایمان کا جائزہ لیتا رہے اور دیکھتا رہے کہ اس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ کیا تعلق ہے اور آیا عسر اور یسر دونوں حالتوں میں وفاداری کے ساتھ اپنے عہد پر قائم ہے یا نہیں۔"

(۔۔۔ کبیر جلد پنجم حصہ اول)

درخواست دعا

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان تحریر فرماتی ہیں:

سیدہ مہر آپا صاحبہ کے لئے کچھ روز ہوئے احباب سے دعا کی درخواست کی تھی۔ ان کی آنکھ کا آپریشن اس لئے نہ ہو سکا کہ اُن کو شوگر آ رہی ہے۔ علاج ہو رہا ہے شوگر کم ہونے پر وہ پھر آپریشن کے لئے جائیں گی۔ ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز اپنے لئے بھی سب احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ عاجزہ کو کئی سال سے آرتھرائٹس کی تکلیف ہے اب ڈاکٹروں نے گھٹنے کا آپریشن تجویز کیا ہے۔ جس کے لئے کراچی عنقریب جا رہی ہوں۔ وہاں آغا خاں ہسپتال میں ۴ اپریل کو میرا آپریشن ہو گا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کو کامیاب کرے۔ کسی قسم کا نقص نہ رہے۔ معذوری سے اللہ تعالیٰ بچائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری علی محمد صاحب ابن مکرم مولوی احمد علی صاحب ۱۵ مارچ ۱۹۹۳ء کو صبح ۵ بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۸۰ سال تھی۔ دارالضیافت اور دفتر انصار اللہ میں کئی سال خدمات بجا لاتے رہے۔ جنازہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک میں پڑھایا جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولوی فضل الٰہی صاحب عارف مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ موصوف کے والد اور دادا اور سُسر رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے۔ بڑے نیک خُو ملنسار اور حلیم الطبع تھے۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷۔ امان ۱۳۷۲ ہش ۲۷۔ مارچ ۱۹۹۳ء

مرحوم محمد خان جونیجو

سیاست ہے تو کاروبارِ مملکت چلانے کے متعلق سوچنے غور و فکر کرنے اور اس سلسلہ میں جدوجہد کا نام۔ حکومت کے اندر رہ کر بھی سیاست کی جاتی ہے اور حکومت سے باہر رہ کر بھی۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ سیاست شروع حکومت سے باہر ہو کر کی جاتی ہے اور یہی وہ نہج ہے جس پر چل کر سیاستدان حکومت کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ یا یوں کہیئے کہ ملک پر حکومت کرنے کا حق حاصل کرتے ہیں۔ حکومت سے باہر جب حکومت کے حصول کی کوشش کرتے ہیں تو اپنا منشور پیش کرتے ہیں کہ حکومت میں آکر یا اقتدار حاصل کر کے کیا کچھ کریں گے۔ کچھ لوگ اپنے منشور پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کیونکہ منشور دراصل قوم سے وعدے ہوتے ہیں اور ہر شریف آدمی اور دیانتدار سیاستدان اپنے وعدوں کو نبھانا اخلاقی فرض جانتا ہے اور کچھ لوگ حکومت حاصل کرنے کے بعد اپنے وعدوں کو بھول جاتے ہیں۔ منشور کو ایک طرف رکھ دیتے ہیں اور اپنی من مانی کرتے ہیں۔ وہ موقعہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ کچھ نہیں کرتے جو انہیں کرنا چاہیئے۔

اسی شخص کو اچھا سیاستدان کہا جائے گا جو حکومت سے باہر بھی اچھا ہو اور حکومت کے اندر بھی۔ جس کا منشور بھی اچھا ہو۔ اور جو اپنے منشور پر عمل بھی کرے۔ صرف ایسا سیاستدان ہی لوگوں کے دلوں میں گھر کرتا ہے اور ان کی جائز اور حقیقی تعریف کا مستحق ہوتا ہے۔ وہ سیاست میں حکومت سے باہر ہو تو لوگ اس سے پیار بھی کرتے ہیں اور اس کی عزّت بھی کرتے ہیں۔ وہ حکومت کے اندر ہو تو لوگ اسے اپنا حقیقی نمائندہ اور لیڈر مان کر اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلتے ہیں۔ اگرچہ سیاست ایک ایسا میدان ہے جس میں بعض لوگ مخالفت برائے مخالفت کرنے پر بھی تُل جاتے ہیں۔

محمد خان جونیجو ۔ ہمارے سابق وزیر اعظم ۔ جو امریکہ بلڈ کینسر کے علاج کے لئے تشریف لے گئے وہاں ۔ بالٹی مور میں ۔ دل کے عارضے سے وفات پا گئے۔ وہ ایسے سیاستدان تھے جن کی دیانت شرافت ۔ فراخ حوصلگی اور وطن پرستی کو مثالی کہا جا سکتا ہے۔ ان کی وفات پر سب نے دُکھ محسوس کیا ہے۔ آنسو بہائے ہیں۔ ہم بھی ساری قوم کے ساتھ ساتھ محمد خان جونیجو کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

جھوٹ ہر حال میں بُرا ہے مگر
آج کل جس نے جھوٹ بولا ہے
کر لیا بند نیکیوں کا دَر
اور بُرائی کے دَر کو کھولا ہے

ابوالاقبال

○

ہر مسرّت اِک کتابِ درد کی تمہید ہے
قہقہہ غنچہ کا اپنی آپ ہی تردید ہے

آرزوؤں کی محبّت میں اگر وقعت ہے کچھ
مَیں یہ کہہ سکتا ہوں مجھ کو آرزوئے دید ہے

مَیں سمجھتا ہوں ابھی میری محبّت میں ہے نقص
ورنہ کیوں یارب مرے دل میں ابھی اُمید ہے

داغ باقی ہے ابھی دل میں گذشتہ عید کا
دوستو تم کو مبارک آج بھی گر عید ہے

سامنے لاکھوں نظاروں کے جلوس آئے گئے
آنکھ کی حیرت نہیں جاتی کہ یہ جاوید ہے

دل کے ہنگامے گئے تنویرؔ دل کے ساتھ ہی
دیدۂ تر ہی ہمارا ساغرِ جمشید ہے

روشن دین تنویرؔ

نمایاں قربانی دعاؤں کا استحقاق پیدا کرتی ہے

بفضلِ خدا تحریک جدید کے وعدہ کنندگان کی تعداد اتنی کثیر ہو گئی ہے کہ وہ اشاعت کی متحمل نہیں ہو سکتی البتہ محدود پیمانے پر فہرست تیار کرنا قدرے آسان ہوگا۔ اس لئے نمایاں وعدوں پر مشتمل جو فہرست زیرِ ترتیب ہے، اس میں بچّوں کے لئے کم از کم سو روپیہ فی کس اور بڑوں کے لئے کم از کم پانچ سو روپیہ فی کس معیار رکھا گیا ہے اس معیار کے وعدوں کی فہرست بذریعہ سرکلر جماعتوں سے طلب کی گئی ہے۔ مگر فی الحال بہت کم جماعتوں کی طرف سے تعمیل ہوئی ہے۔ سیکرٹری صاحبان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ اوّلین وقت پر مطلوبہ فہرست وعدہ جات بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت امام جماعت الثانی نے ۱۹۱۹ء میں اس وقت کے نظام سلسلہ احمدیہ کی مناسب اصلاح و ترمیم فرما کر اسے نہایت مفید بنا دیا۔ سلسلہ احمدیہ کا پہلا مرکزی نظام (امامت کی نگرانی میں) صدر انجمن احمدیہ پر مشتمل تھا جو اپنی تفصیل کے لحاظ سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تجویز فرمودہ نظام نہیں بلکہ خود انجمن کا قائم کردہ نظام تھا۔ اس نظام میں مختلف صیغے ایک ہی سیکرٹری کے ماتحت اس طرح جمع تھے کہ ان صیغوں کے افسروں کو کوئی ذمہ دارانہ پوزیشن حاصل نہیں تھی۔ حتیٰ کہ صدر انجمن احمدیہ کے مشوروں میں بھی ان افسروں کی آواز کا دخل نہیں ہوتا تھا بلکہ صدر انجمن احمدیہ کے جملہ انتظامی فیصلہ جات خالصتہً ایسے ممبروں کی رائے سے تصفیہ پاتے تھے جن کے ہاتھوں میں کسی انتظامی صیغہ کی باگ ڈور نہیں تھی۔ پھر مجلس کے قواعد کی بنیاد ایسی طرز پر رکھی گئی تھی کہ جماعت کی نمائندگی کو اس میں کوئی دخل نہ تھا۔ بحالیکہ حکومت کی سب سے خطرناک صورت یہی سمجھی گئی ہے کہ اول تو چند آدمی تمام لوگوں کے نمائندے قرار دے دیئے جائیں مگر دراصل وہ نمائندے نہ ہوں۔ دوسرے انہیں یہ اختیار دے دیا جائے کہ خود ہی اپنے قائمقام تجویز کر دیا کریں۔ حضرت امام جماعت الثانی کی نظر اس امر تک پہنچ تو شروع میں ہی گئی تھی مگر اس خیال سے کہ کسی اور قسم کے نقصانات پیدا نہ ہو جائیں۔ قائم شدہ نظام کو یک دفعہ بدل دینا پسند نہیں فرمایا۔ بلکہ حضور نے کافی غور و فکر اور مقامی و بیرونی اہل الرائے احباب کے مشورہ کے بعد یکم جنوری ۱۹۱۹ء کو ایک متوازی نظام جاری فرمایا۔ جس میں ہر شخص (امام وقت) کی براہ راست نگرانی اور ہدایات کے تحت ایک مستقل صیغہ کا انچارج اور ذمہ دار تھا اور پھر یہ سب انچارج باہم مل کر ایک انتظامی انجمن بناتے تھے ان افسروں کا نام حضور نے ناظر تجویز فرمایا اور ان کی انجمن کا نام محکمہ نظارت رکھا۔ اور مختلف ناظروں کے اوپر ایک صدر ناظر مقرر فرمایا۔ جس کا نام ناظر اعلیٰ رکھا گیا۔ چنانچہ حضور نے ایک فرمان مبارک کے ذریعہ سے اعلان فرمایا کہ۔

"تمام احباب جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ ضروریات سلسلہ کے پورا کرنے کے لئے قادیان اور بیرون جات کے احباب سے مشورہ کرنے کے بعد میں نے یہ انتظام کیا ہے کہ سلسلہ کے مختلف کاموں کے سرانجام دینے کے لئے چند ایسے افسران مقرر کئے جائیں جن کا فرض ہو کہ وہ حسب موقع اپنے متعلقہ کاموں کو پورا کرتے رہیں۔ اور جماعت کی تمام ضروریات کے پورا کرنے میں کوشاں رہیں۔ فی الحال میں نے اس غرض کے لئے ایک ناظر اعلیٰ ایک ناظر تالیف و اشاعت، ایک ناظر تعلیم و تربیت ایک ناظر امور عامہ اور ایک ناظر بیت المال مقرر کیا اور ان عہدوں پر سر دست ان احباب کو مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر اعلیٰ مکرمی مولوی شیر علی صاحب، ناظر تالیف و اشاعت مکرمی مولوی شیر علی صاحب، ناظر تعلیم و تربیت مکرمی مولوی سید سرور شاہ صاحب ناظر امور عامہ عزیزم مرزا بشیر احمد صاحب ناظر بیت المال مکرمی ماسٹر عبد المغنی صاحب ان کے علاوہ جماعت کی ضروریات افتاء اور قضاء کو مدنظر رکھ کر افتاء کے لئے مولوی سید سرور شاہ صاحب، مکرمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اور مکرمی حافظ روشن علی صاحب اور قضاء کے لئے مکرمی قاضی امیر حسین صاحب، مکرمی مولوی فضل دین صاحب اور مکرمی میر محمد اسحاق صاحب کو مقرر کیا ہے۔ آئندہ جو تغیرات ہوں گے ان سے احباب کو اطلاع دی جاتی رہے گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب ان لوگوں کے کام میں پوری اعانت کریں گے۔ اور سلسلہ کی کسی خدمت سے دریغ نہ کریں گے۔ اور ان کی تحریرات کو میری ہی تحریرات سمجھیں گے"۔

اس جداگانہ نظام نے کئی سال تک علیحدہ صورت میں کام کیا اور بالآخر اکتوبر ۱۹۲۵ء میں صدر انجمن احمدیہ اور اس کے جدید نظام کو ایک دوسرے میں مدغم کر دیا جس میں صدر انجمن احمدیہ کا نظام اور اس کی اصولی صورت تو بدستور قائم رہی مگر صیغوں کی تقسیم اور ناظروں کی ذمہ دارانہ پوزیشن بھی جدید نظام عمل کے مطابق قائم ہو گئی اور جماعت کو صحیح معنوں میں مؤثر نمائندگی بھی میسر آگئی۔ اور قواعد اس رنگ میں ڈھال دیئے گئے کہ مجلس معتمدین کا براہ راست امام وقت سے تعلق و رابطہ ہو گیا۔ اور اسے امام وقت کو اطلاع اور مجلس شوریٰ کے غور کے بغیر کوئی بجٹ پاس یا تبدیل کرنے کا اختیار نہ رہا۔ حضرت امام جماعت الثانی نے اس جدید نظام عمل کے مطابق مندرجہ ذیل نظارتیں قائم فرمائیں۔ ۱۔ نظارت علیا (حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب) ۲۔ اصلاح و ارشاد (حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ ۳۔ تعلیم و تربیت (حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ ۴۔ مال (حضرت مولوی عبد المغنی خان صاحب) ۵۔ امور عامہ (حضرت خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحب) ۶۔ امور خارجہ (حضرت مفتی محمد صادق صاحب) ۷۔ ضیافت (حضرت میر محمد اسحاق صاحب) ۸۔ بہشتی مقبرہ (حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب۔

حضور نے ان ناظروں کے علاوہ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب اور حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو مجلس معتمدین کا ممبر نامزد فرمایا اور گو ناظروں اور مجلس معتمدین کے ممبروں کی تبدیلی حسب ضرورت ہمیشہ ہوتی رہی ہے مگر اب تک یہی مخلوط نظام سلسلہ میں رائج ہے اور بفضلہ تعالیٰ روز افزوں ترقی پر ہے۔

حضرت امام جماعت الثانی نے جولائی ۱۹۲۷ء میں آریوں کے ایک خطرناک منصوبہ کا انکشاف کرتے ہوئے مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ شدھی کا زور جب سے شروع ہوا ہے ہندو صاحبان کی طرف سے مختلف سٹیشنوں پر آدمی مقرر ہیں۔ جو عورتوں اور بچوں کو جو کسی بد قسمتی کی وجہ سے علیحدہ سفر کر رہے ہوں بہکا کر لے جاتے ہیں اور انہیں شدھ کر لیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ ہر بڑے شہر میں لاوارث عورتوں اور بچوں کے لئے ایک جگہ مقرر ہونی چاہیئے۔ جہاں وہ رکھے جائیں نیز دہلی والوں کو اس کے انتظام کی طرف خاص توجہ دلائی اور فرمایا۔

"یاد رکھنا چاہیئے کہ قطرہ قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ ایک ایک آدمی نکلنا شروع ہو تو کچھ عرصہ میں ہزاروں تک تعداد پہنچ جاتی ہے اور ان کی نسلوں کو مدنظر رکھا جائے تو لاکھوں کروڑوں کا نقصان نظر آتا ہے۔ پس اس نقصان کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیئے"

چنانچہ انجمن محافظ اوقاف دہلی نے یہ اہم فرض اپنے ذمہ لیا اور اس کے لئے پانچ معزز ارکان کی کمیٹی قائم کر دی ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو (ایڈیٹر اخبار تنظیم امرتسر) ۱۹۲۷ء میں مسلمانوں کی تنظیم کے لئے ایک مسلم پارٹیز کانفرنس منعقد کرنا چاہتے تھے اس سلسلہ میں انہوں نے جناب شوکت علی خانصاحب حاجی سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب، جناب مولوی محمد علی صاحب پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور، جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری، جناب ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اور جناب پروفیسر عبداللہ یوسف علی صاحب وغیرہ مسلمان لیڈروں سے مشورہ کے علاوہ حضرت امام جماعت الثانی سے بھی راہنمائی کے لئے درخواست کی حضور نے اس کے جواب میں مندرجہ ذیل مکتوب رقم فرمایا۔

میں پہلے ہی اس فکر میں تھا اس میں کیا شک ہے کہ اس وقت مسلمانوں کو اختلاف سے نقصان پہنچ رہا ہے لیکن اس سے بڑھ کر مصیبت یہ ہے کہ مسلمان اس اختلاف کے نقصان کو سمجھ نہیں سکتے اور تیسری مصیبت یہ ہے کہ وہ اتحاد کے حقیقی ذرائع کو چھوڑ کر اپنے سوا دوسری ہر ایک آواز کو دبانا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مختلف طبائع اس لئے پیدا کی ہیں کہ وہ قومی تمدن کی مختلف ضرورتوں کی طرف دلی رجحان سے توجہ کریں۔ یہاں ہر ایک اختلاف کو مٹانے کی کوشش کی جاتی ہے میں آپ سے اس امر میں بالکل متفق ہوں کہ ایک عام تحریک سے پہلے چند آدمیوں کا مل کر اصول پر غور کرنا ازبس مفید ہو گا۔ مگر میرے نزدیک تکمیل عمل کے لئے ان پانچ افراد کے علاوہ جن کا آپ نے ذکر فرمایا ہے سر شفیع یا سر اقبال مسٹر جناح۔ سر عبد القیوم۔ مہاراجہ صاحب محمود آباد اور سر عبد الرحیم بھی اگر ابتدائی مشورہ میں شریک ہوں تو مفید ہو گا۔ اس مختصر کانفرنس کے بعد پھر

باقی صـ۶ـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ـــــ نون ۔ سین

چین کا دورہ

پاکستان کے چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید جو آج کل (۲۴ مارچ) چین کا دورہ کر رہے ہیں نے چین کے وزیر اعظم لی پنگ اور نائب چیئرمین لیو ہواگنگ جو فوجی مشن کے مرکز سے تعلق رکھتے ہیں سے الگ الگ گفت وشنید کی۔ طرفین نے اس بات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ دونوں ممالک ایک دوسرے کے دوست ہیں اور دونوں ممالک کے عوام اور ان کی افواج ایک دوسرے سے ہمیشہ تعاون کرتے ہیں۔ لی پنگ نے کہا کہ ہماری روایتی دوستی جس کا دونوں حکومتوں فوجوں اور عوام الناس کو پوری طرح احساس ہے ایک لمبے عرصے سے قائم ہے اور کئی مراحل میں سے گذر کر بھی قائم رہی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ جنرل عبدالوحید کا چین کا دورہ جو کہ بیرونی ممالک کے دوروں میں سے سب سے پہلا دورہ ہے اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ پاکستانی حکومت چین اور پاکستان کے تعلقات کو کتنی زیادہ اہمیت دیتی ہے۔ انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ یہ دورہ دونوں ملکوں کے آپس کے تعلقات کو مزید بہتر بنانے میں خاصا مددگار ثابت ہوگا۔ خاص طور پر دونوں ممالک کی افواج کے لئے لی نے پاکستان کا شکریہ ادا کیا اور اسی طرح دیگر تمام ایسے ممالک کا شکریہ بھی ادا کیا جو انصاف کے کام کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ان سب نے اس قرارداد کی مخالفت کی جو بعض مغربی ممالک نے تیار کی تھی۔ اور جس کا مقصد یہ تھا کہ چین کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی جائے اور یہ مداخلت اس بناء پر کی جائے کہ وہاں انسانی حقوق کی پاسداری نہیں کی جاتی۔

ہوہواگنگ نے کہا کہ چین اور پاکستان کے آپس کے ایسے اچھے تعلقات ہیں جو ہر موسم میں انکی دوستی قائم رہتی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور دونوں کے خیالات عالمی مسائل کے متعلق ایک جیسے ہیں۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ دونوں ممالک کی افواج جنہوں نے پہلے ہی کئی باتوں کا آپس میں تبادلہ کیا ہے ہمیشہ اپنے دوستانہ روابط کو قائم رکھیں گی۔ اور ایک دوسرے سے تعاون کرتی رہیں گی۔

جنرل عبدالوحید نے کہا کہ پاکستان اس دوستی کی بہت قدر کرتا ہے اور پاکستان کی افواج چاہتی ہیں کہ دوستانہ تعلقات اور آپس کا تعاون ہمیشہ بڑھتے رہیں۔ جنرل عبدالوحید نے چین کا شکریہ ادا کیا کہ ہر مشکل وقت میں یہ ان کے کام آیا ہے WANNIHN جو چائینیز پیپلز لبریشن فوج کے چیف آف دی جنرل سٹاف ہیں نے جنرل عبدالوحید کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔

مشرق وسطیٰ قیام امن

اگرچہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے اگلے سیشن کی تاریخ مقرر کی جا چکی ہے لیکن فلسطینیوں نے کہا ہے کہ وہ اس وقت تک اس سیشن میں شرکت کی دعوت قبول نہیں کر سکتے جب تک کہ ان ۴۱۵ فلسطینیوں کو جنہیں اسرائیل نے ملک بدر کیا ہوا ہے واپس نہ بلایا جائے۔ ایک بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کم از کم اسرائیل سرکاری بیان کے ذریعے اس بات کا وعدہ کرے کہ وہ آئندہ کسی فلسطینی کو ملک بدر نہیں کرے گا۔ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں جو اسرائیل کے لئے ناقابل قبول ہیں اور اگرچہ عالمی برادری کا اسرائیل کے ساتھ جھگڑا ہے لیکن اسرائیل نے بار بار کہا ہے کہ وہ ان فلسطینیوں کو واپس لانے کے لئے تیار نہیں ہے جب تک کہ ان کا عرصہ ملک بدری ختم نہ ہو جائے۔

اسرائیل نے یہ بھی کہا کہ جب یہ لوگ واپس لائیں جائیں گے تو ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کئی ایک پر مقدمے چلائے جائیں کیونکہ ان کے متعلق الزام یہ ہے کہ یہ اسرائیلی حکومت کے خلاف کارروائی کرنے والی تنظیموں کے رکن ہیں یا ان کی کسی نہ کسی طرح مدد کرتے ہیں۔

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوششوں کے لئے پہلی بار ۱۹۹۱ء میں میڈرڈ میں کانفرنس ہوئی تھی۔ اس کے بعد چھ سات کانفرنسیں ہو چکی ہیں بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کانفرنسوں کا جاری رہنا امید افزا ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ کبھی نہ کبھی قیام امن کی صورت پیدا ہو جائے گی لیکن ان کے مخالف لوگوں کا خیال یہ ہے کہ ان چھ سات کانفرنسوں کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا تو آئندہ کسی اچھے نتیجہ کی امید نہیں کی جا سکتی۔ قیام امن کی جو بھی شرائط ہیں اگر وہ منظور کی جانی ہوتیں تو وہ پہلے دو سیشنوں میں منظور کی جا سکتی تھیں۔ لیکن جھگڑا طویل ہو گیا ہے اور اس لئے امکانات بہت کم ہیں کہ اس سطح پر قیام امن قائم ہو۔

عراق / پاکستان

جمعرات کے روز عراق نے کویت میں مائنز صاف کرنے والے پاکستانی فوجی دستے کے دو افراد کو گرفتار کر لیا تھا بتایا گیا ہے کہ پاکستانی سفارتخانہ کویت میں اپنی ان کوششوں کو جاری رکھے ہوئے ہے کہ ان دو افراد کو رہا کیا جائے۔ اس سلسلے میں اقوام متحدہ کے عراق نگرانی مشن (یونی کام) سے باقاعدہ رابطہ رکھا جا رہا ہے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ عراقیوں نے ابھی تک پاکستانی کوششوں کی طرف دھیان نہیں دیا۔ اور نہ یونی کام کو اس سلسلے میں کوئی جواب ملا ہے۔ یہ بات ابھی تک واضح نہیں ہوئی کہ ان دو افراد کو عراقیوں نے کس طرح حراست میں لے لیا۔ ایک مقامی اخبار نے بتایا ہے کہ دراصل ان دونوں کو عراقیوں نے اغوا کیا اور پھر اپنے ساتھ لے گئے۔ جس گاڑی میں یہ دونوں افراد سوار تھے وہ گاڑی بھی عراقی اپنے ساتھ لے گئے۔

اگرچہ کاغذوں پر تو عراق اور کویت کی سرحدیں اقوام متحدہ کے کمیشن نے متعین کر دی ہوئی ہیں لیکن چونکہ زمین پر اس کے ابھی کوئی اثرات واضح نہیں ہیں اس لئے ہمیشہ اس بات کا امکان رہتا ہے کہ گھومتے پھرتے لوگ ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں چلے جائیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسی طرح یہ دو پاکستانی بھی گھومتے پھرتے (اپنی گاڑی میں) دوسرے علاقے میں چلے گئے ہوں گے۔ حالانکہ انہوں نے وہاں سے نہ کچھ لینا ہے اور نہ ادھر ان کا کوئی مشن ہے جس کے لئے انہیں جانے کی ضرورت پیش آئے۔ کویت کے وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ عراقیوں نے ان دو افراد کو جیل خانے میں رکھا ہوا ہے۔ اور یہ جیل خانہ بھی ایک طرح سے ابھی تک کویت ہی کی سرحدوں میں ہے۔

بمبئی دھماکوں کی تفتیش

ہندوستان نے بمبئی میں بم کے دھماکوں کے سلسلے میں عالمی برادری سے کہا ہے کہ وہ اس کی مدد کرے تاکہ پتہ چلایا جا سکے کہ یہ کن لوگوں کا کام ہے۔ ایسا اعلان اس وقت کیا گیا جب اس کے اپنے تفتیش کرنے والوں نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی بیرونی ملک کا یہ کام ہے۔ انہوں نے دبی آواز میں پاکستان کا بھی نام لیا۔ ہندوستان کی سنٹرل بیورو آف انوسٹی گیشن جو تفتیش کا کام کرتی ہے نے کہا کہ انٹرپول سے مدد مانگی گئی ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ کس قسم کی مدد کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ہندوستان کی نیوز ایجنسی یونائیٹڈ نیوز نے کہا ہے کہ حکومت نے امریکہ برطانیہ اور بعض مشرق وسطیٰ کے ملکوں سے بھی اس سلسلے میں امداد کا مطالبہ کیا ہے۔

جمعہ کے روز ۱۳ بم بمبئی میں پھٹے جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان بموں سے ۳۰۰ افراد ہلاک ہوئے اور ۱۱۰۰ کے قریب زخمی۔ ان زخمیوں میں سے بھی کئی ایک کی حالت نازک ہے۔

جیسا کہ سب جانتے ہیں بمبئی ایک بہت بڑا تجارتی مرکز ہے۔ اور اسی لئے تجزیہ نگاروں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ ویسے ہی دھماکے ہیں جیسے نیویارک میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں ہوئے۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں دھماکہ ۲۶ فروری کو ہوا تھا۔ اس موقع پر کچھ لوگ مارے گئے تھے اور بہت بڑی تعداد میں لوگ زخمی ہوئے تھے۔ جہاں تک نیویارک میں ان بموں کے پھٹنے کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ دو فلسطینیوں کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔

ہندوستان کی پولیس کا کہنا ہے کہ ان دونوں واقعات میں کوئی خاص تعلق ثابت کرنا مشکل ہے۔ سوائے اس کے کہ دھماکے ایک جیسے ہیں۔

اتوار کے روز تفتیش کرنے والوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے بتایا کہ اگرچہ کوئی خاص معلومات تو حاصل نہیں ہو سکیں لیکن یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ دھماکے ملک کے باہر سے کسی ایک شخص نے یا کئی افراد نے کرنے کا انتظام کیا تھا۔ ایک سینئر پولیس آفیسر جو تفتیش کی پارٹی میں شامل ہیں نے کہا ہے کہ خاصی محنت کے ساتھ تفتیش کی جا رہی ہے اور یہ امید کی جاتی ہے کہ پتہ لگا لیا جائے گا۔ بموں کی ساخت کی وجہ سے بعض لوگوں نے ان دھماکوں کی سری لنکا کی تامل ٹائیگر گوریلاز کی ذمہ داری بتایا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ہندوستان کے سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کو 1991ء میں بم کے ذریعے قتل کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ٹائیگرز ہی ایک ایسا گروہ ہے جس نے اس علاقے میں کار بم بنا کر خاصے دھماکے کئے ہیں۔ بمبئی میں بھی بہت زیادہ دھماکے کار بم ہی کے ذریعے ہوئے۔

ٹائیگرز نے اس کے جواب میں اعلان کیا ہے کہ ان کا ان دھماکوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بمبئی کی پولیس نے کہا ہے کہ اس بات کا بھی امکان ہے کہ کشمیری اور مشرق وسطیٰ کے بعض انتہا پسند گروہوں میں سے کسی نے یہ دھماکے کئے ہوں۔

سیکولرزم کی تشریح

اخباری بیانات کے مطابق پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد افضل ظلہ نے (سوموار ۸ مارچ) کہا کہ میں ایک بنیاد پرست ہوں لیکن اسلامی سیکولرازم میں اعتقاد رکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں بڑی شدت کے ساتھ مانتا ہوں کہ اسلام سیکولرازم کے لئے ایک غیر محدود اور تصورات سے بہت بالا جگہ رکھتا ہے اسلام سب سے زیادہ جدید سسٹم کا حامل ہے۔ اگرچہ چیف جسٹس کو جسٹس محمد افضل لون نے کہا تھا کہ اخبارات ان کے اس بیان کو یوں سرخیاں دیں گے کہ چیف جسٹس سیکولرازم پر اعتقاد رکھتے ہیں لیکن آپ نے اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ میرے بیان کو غلط نہ سمجھا جائے آپ نے اس بات پر زور دیا کہ سیکولرازم کی تعریف بالکل وہی ہے جو قرارداد مقاصد میں پیش کی گئی ہے۔ آپ نے آرٹیکل ۲- اے قرارداد مقاصد پڑھ کر سنائی جس میں کہا گیا ہے کہ جمہوریت آزادی برابری رواداری اور انصاف جس طرح کہ اسلام نے پیش کئے ہیں ان پر پوری طرح عمل کیا جائے گا۔ یہ بات کہنے کا یوں موقعہ پیدا ہوا کہ آپ سپریم کورٹ کے ہیومن رائٹس بنچ کی صدارت کرتے ہوئے تعلیمی اداروں میں غلط قسم کی کارگزاریوں پر سماعت کر رہے تھے۔ بنچ کے تین ممبر چیف جسٹس محمد افضل ظلہ جسٹس محمد افضل لون اور جسٹس ولی محمد خان تھے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ وہ اسلامی سیکولرازم میں بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور اس کے علاوہ اجتہاد میں بھی۔ انہوں نے کہا کہ بجائے اس کے کہ ہم دیگر سیکولر سسٹم سے رہنمائی حاصل کریں۔ ہمیں یہ چاہیئے کہ ہم اسلام کے سیکولرازم کو سامنے لائیں۔ جس میں انفرادی آزادی اور برابری کے حقوق دیئے گئے ہیں اور ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے کہ ان باتوں کو چھپا کر رکھیں۔ اسی سلسلے میں چیف جسٹس نے نوجوانوں کو اس بات کی تلقین کی کہ وہ اسلام کا خود مطالعہ کریں اور اس کے متعلق زیادہ واقفیت حاصل کریں۔

چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد افضل ظلہ

ایک اور موقعہ پر بھی چیف جسٹس مسٹر محمد افضل ظلہ نے کہا کہ وہ بنیاد پرست ہیں اور اپنے آپ کو ایک جدید قسم کا بنیاد پرست کہنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ آپ ایک سیمینار سے خطاب کر رہے تھے۔ جس میں عورتوں سے ناروا امتیازی سلوک کرنے پر بحث کی جا رہی تھی۔ یہ سیمینار اسلام آباد میں منعقد کیا گیا تھا۔ آپ نے نوجوان خواتین کو مشورہ دیا کہ وہ جدید بنیاد پرست بن کر اپنے تمام مسائل حل کر سکتی ہیں۔ آپ نے کہا کہ میں ایک مسلمان بنیاد پرست ہوں لیکن ۱۴۰۰ سال پہلے کا نہیں۔ میں ایک جدید بنیاد پرست ہوں۔ یہ سیمینار خواتین کے عالمی دن کے موقعہ پر منعقد کیا گیا تھا۔ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ جدید بنیاد پرست کہنے سے آپ کا کیا مطلب ہے چیف جسٹس نے کہا کہ آپ ایک مسلمان ہیں جو اللہ تعالیٰ کی قدرت اعلیٰ (SOVEREIGNTY) پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی جمہوریت پر بھی۔ ایک نوجوان خاتون ایڈووکیٹ نے جو کچھ بیان کیا تھا۔ (اور انہوں نے یہ کہا تھا کہ حدود کے قوانین ناروا امتیازی سلوک کے حامل ہیں اور انہیں منسوخ کر دینا چاہیئے) چیف جسٹس نے کہا کہ حدود کے قوانین کے متعلق بہت کچھ غلط فہمیاں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ حدود قوانین خواتین کے لئے نہایت نفع مند ہیں۔ اگر یہ قانون کسی کے خلاف ناروا امتیازی سلوک کرتے ہیں تو وہ مرد ہوں گے نہ کہ عورت۔ آپ نے مزید کہا کہ پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں نے ہمیشہ خواتین کی طرفداری کی ہے اور حدود کے مقدمات میں ۹۵ فیصد عورتوں کے حق میں فیصلے دیئے ہیں اور مردوں کو سزائیں دی ہیں آپ نے کہا کہ بعض اوقات میں سوچنے لگتا ہوں کہ کیا عورتوں کی طرفداری کرتے ہوئے میں انصاف کر رہا ہوں البتہ چیف جسٹس نے یہ بھی کہا کہ دو صورتیں ایسی ہیں جو حدود آرڈیننس کے سلسلے میں زیر نظر آنی چاہیئے۔ چیف جسٹس موصوف نے کہا کہ یہ واقعی ایک بڑا جرأت مندانہ اقدام ہے کہ اسلام کے قوانین کو ترتیب دیا گیا ہے اور نہایت جدید طریق پر ترتیب دیا گیا ہے ایسا کر کے پاکستان نے ایک بڑا حوصلہ مندانہ اقدام کیا ہے۔

اپنا خطاب شروع کرنے سے قبل چیف جسٹس نے ایک اخباری رپورٹ پڑھی جو وہ اپنے ساتھ لائے ہوئے تھے۔ یہ اکتوبر ۱۹۹۲ء کا ایک اخباری تراشہ تھا جس کا عنوان تھا "امریکہ عورتوں کیلئے انتہائی خطرناک جگہ" آپ نے خواتین سے پوچھا اور ان سے کہا کہ اب آپ حوصلہ کر کے بات سنیں اس خبر میں یہ درج تھا کہ امریکہ میں ۱۹۹۱ء میں ہر ہفتے اکیس ہزار عورتوں سے جنسی زیادتی کی گئی۔ اور امریکہ کی عدلیہ کو یہ کہنا پڑا کہ ایسا لگتا ہے کہ امریکہ کے ساتھ کوئی غلط بات ہے۔ اس کے بعد چیف جسٹس نے حاضرین کو نصیحت کی اور کہا کہ ہم جیسا کہ آج کے مقررین نے کہا ہے اتنے برے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اس بات پر خوشی محسوس کرنی چاہیئے کہ باوجود تمام مارشل لاؤں کے، اسمبلیوں کے ٹوٹنے کے اور قوانین اور دستور کے بدلنے کے، پاکستان ابھی تک موجود ہے اور قائم ہے۔

امریکی اڈے

بتایا گیا ہے کہ امریکہ میں محکمہ دفاع اور کانگریس کے درمیان ایک خاصی شدید سیاسی جنگ ہونے والی ہے۔ اس جنگ کی بنیاد یہ ہے کہ فوج نے یہ تجویز کیا ہے کہ ۳۱ بڑے بڑے امریکی اڈے ختم کر دیئے جائیں اور ایک سو سے کم یا زیادہ چھوٹی چھوٹی سہولتیں جو اندرون ملک موجود ہیں ان کو بھی ختم کر دیا جائے۔ گذشتہ جمعہ کے روز سیکرٹری دفاع لیس آسپین نے جو تجویز پیش کی اس میں یہ کہا گیا کہ فوج کو سرد جنگ کے بعد کم کیا جانا چاہیئے کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے ہزاروں لوگ بیکار ہو جائیں گے اور کیلیفورنیا سے ساؤتھ کیرولینا تک اقتصادیات پر بھی بہت برا اثر پڑے گا۔ ان اڈوں اور سہولتوں کو ختم کرنے کے لئے ایک آزاد کمیشن نے جو فہرست تیار کی ہے۔ صدر بل کلنٹن اور کانگریس اس پر غور کریں گے اور ان میں سے بارہ بڑے اڈے ایسے ہوں گے جہاں پر سٹاف کم کر دیا جائے گا اور ۱۲۲ چھوٹے اڈے ختم کرنے پڑیں گے۔ ان میں سے کیلیفورنیا کے ۸ بڑے اڈے ہیں جو بند کئے جائیں گے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تو ابھی لڑنا شروع کیا ہے یہ بات ڈیموکریٹک سینیٹر جن کا کیلیفورنیا سے تعلق ہے نے کہی ہے اور ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ سرد جنگ کے بعد ہماری اقتصادیات نے ابھی تک اپنے آپ کو پوری طرح اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں کیا۔ کیونکہ سرد جنگ کے بعد دفاعی ضروریات کو خاصا کم کیا گیا ہے۔ ریپبلکن سینیٹر نے کہا کہ اس معاملے میں سیاست کا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تباہی کی طرف جانے والی بات ہے اور خاص طور پر اقتصادی تباہی۔

شیخ محمود احمد

ایک چھوٹی سی بات

آپ نے حال میں تحریک فرمائی ہے کہ کچھ نہ کچھ لکھ کر آپ کو بھیجا جاتا رہے جس کی آپ کو بھی ضرورت ہے۔ اور لکھنے والے کے پاس سے بھی کچھ نکل آتا ہے۔ چنانچہ ایک چھوٹی سی پون صدی پرانی بات مجھے یاد آئی ہے کہ ہمارے آباد کیسی مت دیا کرتے تھے۔

میری تین چار سال کی عمر ہو گی اور میرا بھائی عبد الرحیم پانچ چھ سال کا تھا۔ اس وقت قادیان کا ریتی چھلا ایک چھوٹا سا صحرا ہوا کرتا تھا۔ جہاں سے کئی جہات کو راستے نکلتے تھے۔ غالباً کسی بھٹہ خشت کو جانے والے کوٹلوں میں سے پتھر کا کوئلہ بار برداری سے ریتی چھلہ میں گرا ہو گا۔ یہ گرا پڑا کوئلہ

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ——— محمد انوار الحق

مکرم محمد اسحاق نثار صاحب

خاکسار کے چچا مکرم و محترم محمد اسحاق صاحب نثار امرتسری آف گنج مغل پورہ لاہور مؤرخہ ۲۷ دسمبر ۹۲ء ریلوے ہسپتال لاہور میں بوقت چھ بجے شام وفات پا گئے ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

چچا جان نہایت شریف النفس انسان تھے۔ منکسر المزاج سعید الفطرت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بہ عزم خادم تھے۔ ایک مخلص عبادت گذار اور ہمدرد خلائق دوست تھے۔ آپ جس علاقہ میں رہتے تھے اپنے حسن اخلاق اور اعلیٰ کردار کی بناء پر سب کے ہمدرد بن چکے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جب یہ عاجز وفات کی خبر سن کر ان کے مکان پر پہنچا تو غیر از جماعت دوستوں کو رطب اللسان پایا۔ سب ہی ان کی وفات کا سن کر اکٹھے ہو گئے اور ہر ایک کی زبان پر یہی فقرہ سنا کہ آج علاقہ سے غریبوں کا باپ دنیا سے اٹھ گیا ہے۔ بعض غیر از جماعت دوستوں اور عورتوں کو ایسے روتا پایا جس طرح ان کا اپنا ہی کوئی عزیز فوت ہو گیا ہے۔ یہ سب آپ کے اعلیٰ اخلاق اور حسن سلوک کا نتیجہ تھا۔ چچا جان خاکسار کے والد محترم محمد عبد الحق صاحب مجاہد امرتسری کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ ریلوے پریس میں ملازم تھے۔ جہاں سے آپ اپنی سروس مکمل کرنے کے بعد ریٹائرڈ ہوئے۔ چچا جان فدائی احمدی اور دعوت الی اللہ کے میدان میں بے لوث خدمت کرنے والے داعی الی اللہ تھے۔ سلسلہ کے لئے ہمہ وقت خدمت کے لئے تیار رہتے تھے۔ قدرت ثانیہ سے دلی وابستگی رکھتے تھے سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے میں خوب دلچسپی رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو مختلف حیثیتوں سے کام کرنے کا موقع دیا۔ سیکرٹری رشتہ ناطہ۔ حلقہ غازی آباد کے زعیم انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ ضلع لاہور میں مربی اطفال ضلع کے عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ جن دنوں آپ ضلع لاہور کے مربی اطفال تھے خاکسار معتمد ضلع ہوا کرتا تھا باوجودیکہ آپ مجھ سے ہر لحاظ سے بلند مقام پر تھے لیکن انتظامی امور میں آپ ہمیشہ مجھے معتمد صاحب یا مولوی صاحب کہہ کر یاد فرماتے۔ نوجوانوں کو کام کرتے دیکھتے تو بہت خوش ہوتے خدام الاحمدیہ کے عہدیداران سے ہر ممکن تعاون کرتے آپ کا گھر جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے اجلاسوں کیلئے وقف ہوتا۔ ہر ہفتہ ہی کوئی نہ کوئی اجلاس ہو رہا ہوتا۔ آپ کی نصائح اور مفید باتیں سب کے لئے ہی مشعلِ راہ ہوتیں۔ ۱۹۷۴ء میں آپ کو بعض جماعتی امور کی انجام دہی کے سلسلہ میں مختلف شہروں اور اضلاع میں جانے کا موقعہ ملا۔ اپنے فرائض بطریقِ احسن انجام دیتے اور ہمیں بھی وقتاً فوقتاً نصائح فرماتے۔

۱۹۵۳ء میں جب پنجاب میں خطرناک سیلاب آئے تو آپ ان دنوں مغل پورہ کے قائد ہوتے تھے۔ آپ نے خدام الاحمدیہ کے ساتھ سیلاب کے دنوں میں جو کام کئے ان کی رپورٹیں الفضل اور خالد میں شائع ہو چکی ہیں۔ دن رات ایک کر کے آپ نے خدمت کی۔ جب آپ واقعات سناتے تو آنکھوں میں آنسو آ جاتے۔ فرمایا کرتے تھے بعض مقامات پر راشن پہنچانے کے لئے ایسا وقت بھی آیا جب ہم خود خطرے میں پڑ جاتے مگر اللہ تعالیٰ ہماری اس رنگ میں تائید و نصرت فرماتا کہ وہم و گمان بھی نہ ہوتا۔

آپ نہایت رقت سے خدا کے حضور دعائیں کرتے تھے خدام الاحمدیہ کے دوروں میں مختلف مجالس میں جانے کا اتفاق ہوا۔ کئی مقامات پر ان کا ذکرِ خیر کانوں میں پڑتا رہا۔ ضلع قصور کی مجالس اسی طرح بعض ضلع لاہور کی دیہاتی مجالس والے تو انہیں خوب یاد رکھے ہوئے ہیں۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (امام جماعت احمدیہ الثالث) جب یورپ کے ممالک سے کامیاب واپس تشریف لائے تو ضلع لاہور کے نمائندہ کے طور پر حضور کے استقبال کے لئے آپ کو کراچی جانے کا اعزاز حاصل ہوا۔ مختلف دیہاتی مجالس پر انہوں نے جو علمی اور عملی نقوش چھوڑے ہیں وہ ان کی یاد تازہ رکھیں گے۔

خدمتِ خلق اور جماعتی کاموں میں دلچسپی کے موضوع کو عملی رنگ میں اپنے خاندان میں بھی چلایا۔ چچا جان ایک اچھے مربی اور کامیاب منتظم تھے ان کے دور میں اطفال الاحمدیہ ضلع لاہور نے بہت ترقی کی۔ ہفتہ وار۔ پندرہ روزہ۔ ماہانہ تربیتی کلاسز کرانا ان کا شعار تھا۔ اپنے دورہ کے دوران گولیاں اور ٹافیاں ساتھ رکھتے۔ جس مجلس میں جاتے اطفال کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کو گولیاں اور ٹافیاں دیتے۔

درثمین اور کلام محمود کی اکثر نظمیں زبانی یاد تھیں۔ پنجابی اشعار کہنے کا بہت شوق تھا۔ بعض موقعوں پر اسی طرح مختلف تقاریب میں اپنے پنجابی اشعار سناتے۔ اپنے خاندان میں شادی کے موقعہ پر دعائیہ اشعار پر مشتمل نظم لکھتے اور خود ہی پڑھ کر سناتے آواز بڑی اچھی تھی۔ اندازِ بیان اور اندازِ گفتگو عجیب تھا۔ ہمیشہ نرم لہجے میں بات کرتے۔ اپنوں اور بیگانوں میں بہت مقبول تھے۔ کسی کا دل نہ دکھاتے۔ چھوٹوں سے ہمیشہ شفقت سے پیش آتے۔ گو شوگر کے مریض تھے مگر اپنے مرض کو مرض نہ سمجھتے۔ اور خدمت کے ہر موقعہ سے فائدہ اٹھاتے چندوں میں بہت باقاعدہ تھے اول وقت پر اپنا چندہ ادا کرتے۔ بزرگان سلسلہ اور کارکنانِ سلسلہ سے مل کر بہت خوش ہوتے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور ان کی اولاد کو احمدیت کے رنگ میں رنگین کرے۔

عبد الرزاق خان

مکرم عبد اللہ خان صاحب کاٹھگڑھی

ہمارے تایا جان مکرم عبد اللہ خان صاحب کاٹھگڑھی غالباً ۱۹۱۰ء میں پیدا ہوئے۔ بہت ہی نیک اور مخلص احمدی تھے۔ ان کے والد محترم خواجہ خان صاحب ۱۹۰۱ء میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ شروع ہی سے بہت سادہ طبیعت پائی تھی۔ جوانی میں ہی داڑھی رکھی بہت ہی اچھے داعی الی اللہ تھے بیت الذکر سے شروع ہی سے لگاؤ تھا جو کہ عمر بھر نبھاتے رہے۔ ہم نے بچپن میں کلام پاک ان سے پڑھا۔ آپ بہت اچھے کاشتکار بھی تھے۔ اپنی زمین میں آم لیموں اور کینو کے باغ بھی لگائے۔

ساری عمر الفضل کے قاری رہے اور عرصہ تیس سال تک چک ۲/ع T.D.A کی جماعت کے صدر رہے۔ بیت الذکر کی تعمیر میں بہت تعاون کیا۔ جماعت کے ہر پروگرام پر خود لبیک کہتے اور ساری جماعت کو بھی ترغیب دیتے۔

چندہ جات کی وصولی کے لئے سیکرٹری مال کی پوری پوری مدد کرتے۔ کبھی بھی زبان پر غصہ میں بھی گالی نہ لاتے۔ نرم اور شستہ زبان استعمال کرتے۔ احمدی احباب اور غیر از جماعت دوست بھی ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ علاقہ میں ان کی ایمانداری مثالی تھی۔ خطبہ بڑے نرم لہجے میں دیتے تھے مقامی جماعت کی تربیت بہت ہی اچھے انداز میں کی۔ بیت الذکر کی صفائی خود اپنے ہاتھ سے کرتے۔ خدا تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ ان کا کردار ہمارے لئے مثالی تھا۔ آپ ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۶ء میں فوت ہوئے۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

بقیہ: صفحہ ۳

ایک عام کانفرنس منعقد کی جائے اور اس میں زیادہ وسیع پیمانہ پر پبلک کے اہل الرائے لوگوں کو دعوت دی جائے۔ ان لوگوں کو دعوت ضرور دی جائے اگر مجبوری کی وجہ سے تشریف نہ لا سکیں تو پھر جس قدر احباب جمع ہوں وہی مشورہ کر لیں۔ اصل بات جس پر غور کی ضرورت ہے وہ یہی ہے کہ:۔

۱۔ مختلف جماعتوں کی نمائندگی کس اصول پر ہو۔

۲۔ اختلاف کی صورت میں کس حد تک مختلف جماعتیں پابند اور کس حد تک آزاد ہونگی۔

۳۔ مشترکہ پروگرام کیا ہو اور کس حد تک اس کا دائرہ عمل وسیع ہو۔ ایسی تحریکات اس طرح ہوتی ہیں کہ ایک شخص دعوت دیتا ہے اور دوسرے لوگ اگر متفرق ہوں تو اس کے بلانے پر جمع ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ کے نزدیک میری آواز کا کوئی اثر ممکن ہے تو میں ان اصحاب کو دعوت دینے کے لئے تیار ہوں۔ اور اگر کسی دوسرے صاحب کو دعوت دینا زیادہ مناسب ہو تو میں ہر ممکن مدد دینے کا وعدہ کرتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں ۔

قاضی لبید احمد ابن قاضی فرید احمد
جرمنی

نگہت فردوس بنت محمد اشرف
چک چٹھہ

عطیہ تنویر بنت نورالدین
چک چٹھہ

محمد طلحہ ابن افتخار الدین قمر
چک چٹھہ

طلحہ شہزاد ابن نورالدین
چک چٹھہ

رئیس احمد ابن اقبال احمد بٹ
بھڑی شاہ رحمان

عزم طاہرہ بنت محمد صادق
بھڑی شاہ رحمان

عدنان احمد ابن سلطان احمد
بھڑی شاہ رحمان

ماریہ سلطان بنت سلطان احمد
بھڑی شاہ رحمان

مسعود احمد ابن شفاقت احمد
بھڑی شاہ رحمان

نوشاد احمد ابن شمشاد احمد
بھڑی شاہ رحمان

داؤد احمد ابن شفاعت احمد
بھڑی شاہ رحمان

حنان احمد ابن سرفراز احمد
بھڑی شاہ رحمان

عدنان احمد ابن خالد محمود بٹ
بھڑی شاہ رحمان

فائق احمد ابن محمد صادق
تھابل ضلع گوجرانوالہ

منصور احمد ابن فاروق احمد
بھڑی شاہ رحمان

مبارک احمد ابن بشارت احمد
بھڑی شاہ رحمان

طلعت جہاں بیگم بنت افتخار الدین
چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

راشد احمد ابن منیر احمد
چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

امجد طاہر ابن ذکاء اللہ
چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

بشیر احمد ابن ضیاء الدین ظفر
چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

غیور احمد ابن ناصر احمد طاہر
نوکھر ضلع گوجرانوالہ

لقمان احمد ابن امجد سعید
ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ

انس زاہد ابن زاہد احمد
ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ

رضیۃ الباری بنت زاہد احمد
ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۲۲ مارچ۔ بادل چھائے ہوئے ہیں سردی میں قدرے اضافہ ہو گیا ہے۔

○ وفاقی محتسب نے جو رپورٹ ۱۹۹۲ء کے متعلق صدر مملکت کو پیش کی ہے اس کے مطابق ۱۹۹۲ء میں ملنی والی شکایات میں ریکارڈ اضافہ ہوا۔ ۲۸،۷۴۴ شکایات نبٹائی گئیں۔ ۱۶،۴۲ پر تحقیقات کے بعد ریلیف دی گئی اور ۴۵۲۵ شکایات مسترد کی گئیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ سینیئر عدالتی افسر کو ایف آئی اے کا سربراہ بنانے پر غور کیا جائے اور قوانین میں بھی ترمیم کی جائے۔

○ آئندہ ڈپٹی کمشنر اور ایس پی ہر جمعہ کو مسجد میں شکایات سن کر فیصلے کیا کریں گے۔ اسسٹنٹ کمشنروں اور سب ڈویژنل پولیس افسروں کو بھی اپنے اپنے علاقوں کا دورہ کر کے مساجد میں لوگوں کی شکایات سننے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ان شکایات کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے گا اور کہا گیا ہے کہ کمشنر اور ڈی آئی جی شکایت کے ازالہ کے ذمہ دار ہوں گے وزیر اعظم نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ نوآبادیاتی دور میں افسر گھوڑوں پر سفر کر کے دور دراز دیہات میں جا کر لوگوں کی شکایات سنتے تھے اور بیوروکریسی کی کارکردگی پر نظر رکھی جاتی تھی۔ اب افسر عوام کو قریب نہیں پھٹکنے دیتے۔

○ بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف ۲۷ مارچ کو برطانیہ جائیں گے۔ ایٹمی پروگرام اور جنگی جہازوں کی فراہمی سمیت کئی دیگر امور پر بھی مذاکرات کریں گے۔

○ بتایا گیا ہے کہ ایک ممتاز بلوچی سردار اور رکن اسمبلی کے بیٹے نے ایک جیل بنا رکھی ہے جس میں سینکڑوں مظلوم ۱۶ سال سے قید ہیں درجنوں مارے گئے ہیں اور عورتوں کی وہاں اجتماعی آبروریزی کی جاتی ہے۔ دن بھر مشقت لی جاتی ہے۔ اس جیل سے بھاگنے والوں کے ہاتھ پاؤں توڑ دیئے جاتے ہیں۔ ان باتوں کا انکشاف جیل سے فرار ہونے والی دو عورتوں نے کیا ہے۔

○ امریکی ذرائع ابلاغ کے خلاف مظاہرہ کرنے کے لئے ہزاروں مسلمان جرسی سٹی کی مسجد کے سامنے جمع ہوئے۔ کسی ایک شخص کے مجرمانہ فعل پر پوری مسلم کمیونٹی کے خلاف پراپیگنڈہ بند کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں دھماکے کے بعد یہودی تنظیموں نے جرسی سٹی مسجد کے سامنے مظاہرے کئے تھے۔

○ امریکی سفیر جان منجو نے صدر مملکت غلام اسحاق خان سے گفت و شنید کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ نے بھارت بم دھماکوں میں پاکستانی ہاتھ کا الزام مسترد کر دیا ہے۔ اور کہ امریکی حکومت پاکستان کے ان خیالات سے متفق ہے جس کا اظہار پاکستان کی طرف سے بھارتی قیادت کے نام تازہ ترین مراسلے میں کیا گیا ہے۔ صدر غلام اسحاق نے اس موقعہ پر کہا کہ علاقائی سطح پر متنازعہ امور کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے کی راہ میں پاکستان کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہیں۔ اور ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کی پالیسی کی پاکستان حمایت کرتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ پاکستان سے امتیازی سلوک روا نہ رکھا جائے۔

○ بتایا گیا ہے کہ افغانستان میں نئی حکومت کے قیام کی کوششیں کھٹائی میں پڑ گئی ہیں۔ یہ بات وائس آف امریکہ نے بتائی ہے۔ معاہدہ اسلام آباد کے تحت دی گئی مہلت ختم ہو گئی ہے لیکن مخالف دھڑوں میں اتفاق نہیں ہو سکا۔

○ محمد خاں جونیجو کی وفات کے بعد مسلم لیگ کے نئے صدر کے انتخاب کے لئے صلاح مشورے جاری ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم سندھڑی سے واپسی کئی رہنماؤں کو اپنے جہاز میں ساتھ لائے اور نئے قائد کے معاملہ پر تبادلہ خیال کیا۔

○ بلا میرٹ رکھنے والے گریڈ ایک سے ۱۵ تک کے ملازمین کی تحقیقات کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ حکومت کی خصوصی کمیٹیاں دفاتر میں جا کر تحقیقات کریں گی۔ بغیر میرٹ کے ملازمین فارغ کر دیئے جائیں گے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور احباب جماعت کی دعاؤں کے ساتھ

شاندار افتتاح

الفردوس کلاتھ ہاؤس

لیڈیز اینڈ جینٹس کپڑے کی اعلیٰ ورائٹی کا مرکز
نئے نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں میں
آپ کا اطمینان۔ ہمارا فرض
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

بقیہ: صــ ۵

میرا بھائی مذکور اٹھا لایا۔

ہمارے والد صاحب نے عبدالرحیم کو بتایا کہ یہ کوئلہ ہمارا نہیں۔ چنانچہ اپنے اس معصوم بیٹے کو ہمراہ لیا اور کوئلہ اسی جگہ رکھوا دیا جہاں سے وہ اٹھا کر لایا تھا۔ نصیحت کرنے والا باپ اور بیٹا جس کو نصیحت کی گئی دونوں ہی چار پانچ سال کے عرصہ میں خدا کو پیارے ہو گئے۔ لیکن نصیحت پون صدی سے زندہ چلی آ رہی ہے۔ اپنے والد صاحب کی ایسی متقیانہ نصیحت میرے لئے نشان راہ بنی۔

HOMEO COURSES ہومیو پیتھک کورسز

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	۶۵/-	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	۸۰/-	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	۸۵/-	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	۱۸۰/-	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	۱۸۵/-	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	۱۰۰/-	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	۸۵/-	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	۱۰۰/-	موٹاپا کورس
PILES COURSE	۴۵/-	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	۱۰۰/-	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	۵۰/-	تپدق کورس

ان کے علاوہ ۷۶ کیوریٹو ہومیو پیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں
سٹاکسٹ:۔ کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔ گنری: بلال میڈیکل سٹور۔ ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین۔ صدر بازار۔ فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔ لاہور: شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک، کیوریٹو سٹور۔ اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔ گوجرانوالہ: حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اور ہیڈ برج۔ سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس۔ ریلوے روڈ۔ کمیٹی بازار۔ حویلیاں: ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ حویلیاں۔ واہ کینٹ: طیب ہومیو پیتھک کلینک۔ انوار چوک بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی شاہدرہ بہاولپور۔ میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ۔ کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن۔ غلام نبی روڈ۔ پشاور: الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ۔ شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ۔ شیخوپورہ: لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔ ساہیوال: خان ہومیو کلینک۔ نزد ٹی بی ہسپتال۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار۔ گجرات: شاہین ہومیو پیتھک سٹور۔ فیصل گیٹ۔ حیدر آباد: روبی میڈیکل سٹور۔ چھوٹی گھٹی۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ۔ ربوہ پاکستان فون ۶۷۱/۶۰۶